غزوات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اور شہداء کے ناموں کی مکمل فہرست



١ غزوہ ودان یا الابواء
٢ غزوہ بواط
٣ غزوہ سفوان
٤ غزوہ ذی العشیرہ
٥ غزوہ بدر عظمیٰ
٦ غزوہ بنی قینقاع
٧ غزوہ سویق
٨ غزوہ قرقرۃ الکدر
٩ غزوہ غطفان
١٠ غزوہ بحران یا بنی سُلیم
١١ غزوہ اُحد
١٢ غزوہ حمراء الاسد
١٣ غزوہ بنی النضیر
١٤ غزوہ بدر الموعد
١٥ غزوہ ذات الرقاع
١٦ غزوہ دومۃ الجندل
١٧ غزوہ المریسیع یا بنی مصطلق
١٨ غزوہ الاحزاب یا خندق
١٩ غزوہ بنی قریظہ
٢٠ غزوہ بنی لحیان
٢١ غزوہ غابہ یا قرد
٢٢ غزوہ یا صلح حدیبیہ
٢٣ غزوہ خیبر
٢٤ غزوہ فتح مکۃ المکرمہ
٢٥ غزوہ حنین یا ھوازن
٢٦ غزوہ طائف
٢٧ غزوہ تبوک

ترتیب و تدوین
سید قدیر ابو محمد الطیبی
برکات المدینہ
بی 67 سیکٹر 11-A نارتھ کراچی
0345-2373519
021-5434115

جدول غزوات

النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور

شہداء کے ناموں کی مکمل فہرست

شہداء کے ناموں کی مکمل فہرست

شہداء غزوہ بدر کے نام

۱	حضرت مجیع بن صالح (پہلے شہید) غلام عمر بن خطاب	مہاجر
۲	حضرت عبید بن حارث بن مطلب (پہلے زخمی ہونے والے)	مہاجر
۳	حضرت عمیرؓ بن ابی وقاص بن ایہب (عمر سولہ سال تھی)	مہاجر
۴	حضرت عاقلؓ بن بکیر بن عبد یالیل اللیثی	مہاجر
۵	حضرت عمیرؓ بن عبد عمیر بن فضلہ (ذوشمالین عمرو بن نضلہ)	مہاجر
۶	حضرت عوف بن عفراء	انصاری
۷	حضرت حارثہ بن سراقہ بن حارث	انصاری
۸	حضرت معوذ بن عفراء	انصاری
۹	حضرت یزید بن حارث یا حرث بن قیس بن مالک	مہاجر
۱۰	حضرت رافعؓ بن المعلیٰؓ بن لوذان	انصاری
۱۱	حضرت عمارؓ بن زیاد بن سکیں بن رافع	انصاری
۱۲	حضرت سعد بن خثیمہ نصاری	انصاری
۱۳	حضرت عمیرؓ بن حمام بن جموح بن زید بن حرام	انصاری
۱۴	حضرت مبشرؓ بن عبدالمنذر بن زبیر بن زید (بشر) حیق المختوم	انصاری

شہداء غزوہ سویق

۱	حضرت معبد بن عمرو	انصاری
۲	حلیف معبد بن عمروؓ (نام نہیں معلوم)	

شہداء احد

۱	حضرت حمزہؓ بن عبدالمطلب سید الشہداء	مہاجر
۲	حضرت عبداللہؓ بن جحش اسدی	مہاجر
۳	حضرت شماسؓ بن عثمان ترید مخزومی	مہاجر
۴	حضرت مصعبؓ بن عمیر	مہاجر
۵	حضرت انسؓ بن نظر نجاری	انصاری
۶	حضرت انیسؓ بن قتادہ بن ربیعہ	انصاری
۷	حضرت ابوہبیرہ بن حارث بن علقمہؓ نجاری	انصاری
۸	حضرت اوس بن ارقم بن زین خزرجی	انصاری
۹	حضرت ایاس بن اوس بن عتیک الاشہلی	انصاری
۱۰	حضرت اوس بن ثابت مزنی	انصاری
۱۱	حضرت رفاعہ بن وقش بن زغبہ الاشہلی	انصاری
۱۲	حضرت ثابت بن وقش الاشہلی	انصاری
۱۳	حضرت عمرو بن ثابت بن وقش	انصاری
۱۴	حضرت مسلمہ بن ثابت بن وقش	انصاری
۱۵	حضرت ثابت بن عمرو بن زیدؓ نجاری	انصاری
۱۶	حضرت ثابت بن وحداح	انصاری
۱۷	حضرت ثعلبہ بن سعد بن مالک ساعدی	انصاری
۱۸	حضرت ثقیب بن فردہ بن بدن ساعدی	انصاری
۱۹	حضرت حارث بن اوس بن معاذ الاشہلی	انصاری
۲۰	حضرت عمرو بن معاذ الاشہلی	انصاری
۲۱	حضرت حارث بن انس بن رافع الاشہلی	انصاری
۲۲	حضرت حارث بن عبداللہ بن سعد بن عمرو خزرجی	انصاری
۲۳	حضرت حارث بن ثابت بن سفیان خزرجی	انصاری
۲۴	حضرت حارث بن عمرو بنو ساعدہ	انصاری
۲۵	حضرت حبیب بن زید بن تمیم بیاضی	انصاری
۲۶	حضرت حنظلہ بن ابی عامر اوسی	انصاری
۲۷	حضرت خارجہ بن زید بن ابو زہیرہ خزرجی	انصاری
۲۸	حضرت سعد بن ربیع خزرجی	انصاری
۲۹	حضرت جناب بن قیظی بن عمرو الاشہلی	انصاری
۳۰	حضرت صیفی بن قیظی بن عمرو الاشہلی	انصاری
۳۱	حضرت خثیمہ بن حارث بن مالک اوسی	انصاری
۳۲	حضرت ذکوان بن عبد قیس بن خلدہ زرقی	انصاری
۳۳	حضرت رافع بن مالک بن عجلان زرقی	انصاری
۳۴	حضرت رافعہ بن مولیٰ غزیہ بن عمرو	انصاری
۳۵	حضرت رافع بن عمرو بن زید خزرجی	انصاری
۳۶	حضرت سعد یا سعید بن سوید خدری	انصاری
۳۷	حضرت سہل بن عدی بن زید الاشہلی	انصاری
۳۸	حضرت سہل بن قیس بن ابی کعب	انصاری
۳۹	حضرت سبیع بن حاطب بن قیس اوسی	انصاری
۴۰	حضرت سویق بن حاطب بن حارث بن حاطب	--
۴۱	حضرت صخرہ بن عمرو (بشر) حلیف خزرج	--
۴۲	حضرت عبداللہ بن جبیر بن وہب بن ثعلبہ	انصاری
۴۳	حضرت عبداللہ بن عمرو بن وین بن ثعلبہ سعدی	انصاری
۴۴	حضرت عبداللہ بن مجذر بن زیاد بلوی	(حلیف انصار)
۴۵	حضرت عبادہ بن خشخاش بن عمرو بن زمزہ	
۴۶	حضرت نعمان بن عبد عمرہ بن مسعود	
۴۷	حضرت عامر بن لسیہ بن زید بن خشخاش	انصاری

۴۸	حضرت عبید (عتیک) بن تیہان بن مالک	
۴۹	حضرت یسار۔ آزاد کردہ غلام	
۵۰	حضرت عبید بن موعلی بن نودان بن حارث	انصاری
۵۱	حضرت عباس بن عبادہ خزرجی	انصاری
۵۲	حضرت عامر بن مخلد بن حارث	انصاری
۵۳	حضرت عمرو بن مطرف بن علقمہ	
۵۴	حضرت عمرو بن ایاس	
۵۵	حضرت عتبہ بن ربیع بن رافع خدری	انصاری
۵۶	حضرت عباد بن سہل بن مخرمہ الاشہلی	انصاری
۵۷	حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام السلمی خزرجی	انصاری
۵۸	حضرت عمرو بن جموع بن زید بن حرام	انصاری
۵۹	حضرت خلاد بن عمرو بن جموع (غلام)	انصاری
۶۰	حضرت ابوایمن (غلام)	انصاری
۶۱	حضرت عمارہ بن زیاد بن سکن بن رافع الاشہلی	انصاری
۶۲	حضرت یزید بن سکن	انصاری
۶۳	حضرت عمرو ولد قیس بن زید بن قیس	انصاری
۶۴	حضرت قیس بن عمرو بن سواد بن مالک	انصاری
۶۵	حضرت قیس بن مخلد بن ثعلبہ بن صخر مازنی	انصاری
۶۶	حضرت مالک بن سنان (ابوسعید خدری کے والد)	انصاری
۶۷	حضرت نوافل بن ثعلبہ خزرجی	انصاری
۶۸	حضرت یزید بن حاطب بن عمرو الاشہلی	انصاری
۶۹	حضرت وہب بن قابوس	
۷۰	حضرت حارث بن عُتبہ بن قابوس	
۷۱	حضرت حسیل بن یمان بن جابر العبسی القطعی یہ حضرت حذیفہؓ کے والد ہیں غلطی سے مسلمانوں کے ہاتھوں شہید ہوئے۔	

شہداء یوم الرجیع

۱	حضرت مرثد بن کنعان حصین غنوی	مہاجر
۲	حضرت خبیب بن عدی انصاری	انصاری
۳	حضرت عاصم بن ثابت ابن ابوالافلح قیس	انصاری
۴	حضرت زید بن وثنہ بیاضی	انصاری
۵	حضرت زید بن مزین بیاضی	انصاری
۶	حضرت عبداللہ بن طارق بن عمرو بن مالک بلوی	
۷	حضرت مغیث بن عبید بن ابی ایاس بلوی	
۸	حضرت خالد بن بکیر بن عبد یالیل اللیثی علماء سیر نے شہداء رجیع کی تعداد چھ لکھی ہے حسان بن ثابت کے اشعار میں بھی چھ نام ملتے ہیں۔ بخاری میں ان کی تعداد دس بتائی گئی ہے ان میں سے آٹھ کے نام ملے ہیں	

بئر معونہ

حضرت انس بن مالکؓ نے ۷۰ بیان کی مگر یہ چند نام ملے ہیں۔

۱	حضرت منذر بن عمرو بن خنیس ساعدی	انصاری
۲	حضرت حکم بن کیسان (غلام ہشام مخزومی)	
۳	حضرت حرام بن ملحان بن مالک بن خالد	انصاری
۴	حضرت سلیم بن ملحان بن مالک بن خالد	انصاری
۵	حضرت حارث بن صمہ نجاری	انصاری
۶	حضرت ثابت بن خالد نجاری	انصاری
۷	حضرت عامر بن فہیرہ (ابوبکرؓ کے غلام تھے)	
۸	حضرت عروہ بن سماء بن صلت	بنی سلیم
۹	حضرت عائز بن ماعض بن قیس بن خلدہ	انصاری
۱۰	حضرت معاذ بن ماعضؓ بن قیس بن خالدہ	انصاری
۱۱	حضرت مسعود بن قیس بن خالد	انصاری
۱۲	حضرت سفیان بن ثابت	انصاری
۱۳	حضرت مالک بن ثابت	انصاری
۱۴	حضرت سفیان بن حاطب بن امیہ	انصاری
۱۵	حضرت سہل بن عامر بن ثقف	انصاری
۱۶	حضرت سعد بن عمرو بن ثقف	انصاری
۱۷	حضرت طفیل بن سعد بن عمرو بن مسعود الاشہلی	انصاری
۱۸	حضرت سہل بن عمرو بن ثقف	انصاری
۱۹	حضرت قطبہ بن عبد عمرو بن مسعود الاشہلی	انصاری
۲۰	حضرت منذر بن محمد بن عقبہ	انصاری
۲۱	حضرت نافع بن بدیل بن ورقہ	بنو سہم
۲۲	حضرت انس بن معاویہ	بنو عمرو بن مالک
۲۳	حضرت ابی بن ثابت بن منذر	
۲۴	حضرت ابی معاذ بن انس	انصاری
۲۵	حضرت اخو معاذ بن انس (ابی معاذ کے بھائی)	انصاری
۲۶	حضرت مسعود بن خلدہ بن عامر زریق	انصاری

صحیح بخاری میں صرف ۲۶ کے نام ملے ہیں

شہداء مریسیع

۱	حضرت ہشام بن صبابہ اللیثی (مسلمان کے ہاتھ غلطی سے شہید ہوئے)	مہاجر

شہداء خندق

۱	حضرت انس بن اوس بن عتیک بن عمرو الاشہلی	انصاری
۲	حضرت عبداللہ بن سہل بن زید	انصاری
۳	حضرت ثعلبہ بن عنمہ بن عدی	انصاری
۴	حضرت طفیل بن مالک بن نعمان	انصاری
۵	حضرت کعب بن زید بن قیس بن مالک	انصاری
۶	سعد بن معاذ بن نعمان الاشہلی	انصاری

شہداء بنو قریظہ

۱	حضرت خلاد بن سوید بن ثعلبہ	انصاری
۲	حضرت سنان بن محصن (دوران محاصرہ انتقال ہوگیا)	انصاری
۳	نام نہیں ملا زرقانی میں لکھا ہے۔	

شہداء غزوہ غابہ

۱	حضرت ذر بن ابوذر غفاری	انصاری
۲	حضرت محرز بن نضلہ	بنو اسد
۳	حضرت وقاص بن محرز	بنو مدلج

شہداء ذی القصہ

۱	حضرت سلکان بن سلامت بن وقش الاشہلی	انصاری
۲	حضرت حارث بن اوس بن معلی بن لوذان محمد بن مسلمہ کی سرداری میں دس صحابہ کی ایک جماعت روانہ کی گئی۔ رات کے اندھیرے میں ان کو قتل کردیا صرف محمد بن مسلمہ زخمی ہوکر مدینہ منورہ آئے۔ ناموں کی تفصیل نہیں ملی صرف دو نام ملے۔ (رحیق المختوم)	انصاری

شہداء سریا الوادی القریٰ

میں نو صحابہ شہید ہوئے ہیں۔ صرف تین بچ گئے

۱	حضرت ورد بن مرداس (صرف ایک نام رحمت اللعالمین میں ملا ہے۔	

شہداء عرنیین (سریاء)

۱	حضرت ایسار نوبی غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے	

شہداء غزوہ وادی القریٰ

۱	حضرت مدعم حبشی غلام	حبشہ

شہداء خیبر

۱	حضرت اوس بن حبیب	انصاری
۲	حضرت اوس بن فاکہ (یا فاتک) اوس	انصاری
۳	حضرت اوس بن عائذ	
۴	حضرت اسلم (شاید نام کی گڑبڑ ہوگئی ہو واقعہ ایک ہی تھا) ☆	
۵	حضرت ثابت بن واثلہ	انصاری
۶	حضرت حارث بن حاطب	انصاری
۷	حضرت رفاع بن سرح	الاسدی
۸	حضرت ربیعہ بن اکثم بن سنجرہ	الاسدی
۹	حضرت سلیم بن ثابت بن وقش بن زغبہ	
۱۰	حضرت عامر بن اکوع (سنان)	
۱۱	حضرت عبداللہ بن ابوامیہ بن وہب	بنو اسد
۱۲	حضرت عبداللہ بن ہبیب بن اہیب	اسعدی اللیسی
۱۳	حضرت عدی بن مرہ بن سراقہ بن خباب	انصاری
۱۴	حضرت عرہ بن مرہ بن سراقہ	انصاری
۱۵	حضرت عمارہ بن عقبہ	بنو عصار
۱۶	حضرت ابوسفیان بن حارث بن قیس	انصاری
۱۷	حضرت عمیر بن ثابت اوسی	انصاری
۱۸	حضرت مسعود بن سعد بن عامر بن عدی	انصاری
۱۹	حضرت محمود بن مسلمہ	انصاری
	☆ اسود راعی۔ یہود کے چرواہے تھے اسلام لائے اور فوراً جنگ پر گئے اور شہید ہوئے۔ (تقی عثمانی جہاں دیدہ)	

سریاء جربہ

۱	حضرت مرداس بن مہلیک	بنو قہرارد

سریاء ابن ابی العرجاء

۱	حضرت حرمم بن ابی العرجاء

شہداء طلح ۸ ہجری

۱	حضرت کعب بن عمیر غفاری اس سریاء کے سردار تھے	انصاری
	اس سریاء میں پندرہ مجاہدین کو روانہ کیا گیا تھا۔ دشمن کے سامنے اسلام پیش کیا گیا۔ تو جواب تیروں کی صورت میں ملا۔ چودہ شہید ہوئے ایک بچے، بقول ابن اسحاق سارے شہید ہوگئے۔	

شہداء موتہ

۱	حضرت حارث بن عمیر الازدیؓ یہ سفیر کی حیثیت سے گئے تھے اور قتل کر دیئے گئے۔ یہی بات جنگ کا سبب بنی۔	
۲	حضرت زید بن حارثہ بن شرجیل الکلبی (غلام رسولﷺ)	
۳	حضرت جعفر الطیار ابن ابی طالب	مہاجر
۴	حضرت عبداللہ ابن رواحہ ثعلبہ بن خزرجی	انصاری
۵	حضرت جابر بن ابی صعصعہ مازنی	انصاری
۶	حضرت ابوکلاب بن ابی صعصعہ مازنی	انصاری
۷	حضرت سراقہ بن عمرو بن عطیہ نجاری	انصاری
۸	حضرت عبادہ بن قیس بن عبسہ	انصاری
۹	حضرت وہب سعد ابن ابی سرح العامری	مہاجر
۱۰	حضرت مسعود بن سوید بن حارثہ العدوی	مہاجر
۱۱	حضرت مسعود بن الاسود بن حارثہ العدوی	مہاجر
۱۲	حضرت عبادہ بن قیس بن زید بن امیہ خزرجی	انصاری
۱۳	حضرت سوید بن عمرو العامری	مہاجر
۱۴	حضرت ہویجہ بن بجیر بن عامر الضبی	

شہداء مکہ المکرّمہ

۱	حضرت خنیس بن خالد بن ربیعہ (نقشِ سیرت)	مہاجر
۲	حضرت کرز بن جابر فہری	
۳	حبیش بن اشعر بن منقذ بن ربیعہ	

شہداء حنین

۱	حضرت ایمن بن عبید بن زید (ام ایمن کے بیٹے اسامہ بن زید کے رضائی بھائی)	
۲	حضرت حویرث بن عبداللہ بن خلف غفاریؓ	انصاری
۳	حضرت مرہ بن سراقہ	
۴	حضرت سراقہ بن حباب	انصاری
۵	حضرت سراقہ بن حارث بن عدیؓ عجلانی	انصاری
۶	حضرت یزید بن زمعہ بن اسود بن مطلب	مہاجر
۷	حضرت ابوعامر اشعریؓ (نقشِ سیرت) ان کے لئے خاص دعا بھی کی گئی۔	مہاجر
۸	حضرت رقیم بن ثعلبہؓ (نقشِ سیرت)	

شہداء الطائف

۱	حضرت حارث بن سہل بن ابوصعصعہ	انصاری

۲	حضرت حباب بن جبیر	
۳	حضرت عرفط بن حباب بن جبیر (حلیف بنوامیہ)	
۴	حضرت صلیجہ بن عبداللہ بن حارثؓ اللیثی	مہاجر
۵	حضرت رقیم بن ثابت	انصاری
۶	حضرت ثابت بن احزع	انصاری
۷	حضرت سعید بن سعید بن عاص بن امیہ	قریشی
۸	حضرت عبداللہ بن ابوامیہ بن مغیرہ	مہاجر
۹	حضرت عبداللہ بن حارث بن عبدالمطلب	مہاجر
۱۰	حضرت سائب بن حارث بن قیس بن عدی	مہاجر
۱۱	حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ	مہاجر
۱۲	حضرت عبد بن قوال بن قبس بن وقش بن ثلبہ	مہاجر
۱۳	حضرت منذر بن عبد بن قوال	انصاری

عہد نبوی ﷺ میں شہید ہوئے مگر مقامات غزوات و سریات کے تعین میں اختلافات ہیں۔

۱	حضرت قرعہ بن عتبہ	انصاری
۲	حضرت مالک بن خلف بن عمرو الخزاعی	مہاجر
۳	حضرت مخیریق (یہودی عالم تھے اسلام لائے اور شہید ہوئے مال کی وصیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کر دی تھی۔ غزوہ احد میں)	بنونضیر
۴	حضرت ثابت بن نعمان بن امیہؓ ابوحنہ	
۵	حضرت سہل بن رومی بن وقش بن زغبہ (واقدیؒ کہتے ہیں کہ غزوہ احد میں شہید ہوئے)	
۶	حضرت یزید بن سعید الکندیؓ والد سائب	
۷	حضرت بشر بن براء معرور انصاری (زہریلا گوشت کھانے سے خیبر میں انتقال کر گئے۔ مگر تعین نہیں کیا گیا)	
۸	حضرت مسعود بن خلدہ	انصاری
۹	حضرت عبداللہ بن سعید بن العاصؓ بن اُمیہ	مہاجر
۱۰	حضرت مسعود بن الاسود بن حارثہ	مہاجر
۱۱	ہبار بن سفیان بن عبدالاسدؓ المخزمی	مہاجر

رضی اللہ تعالیٰ عنہما واجمعین

الحمدللہ یہ نام مختلف کتابوں سے تلاش کئے گئے ہیں۔ راویوں کے روایات میں کچھ نہ کچھ اختلافات ہیں لیکن پھر بھی ہمارے اکابرین اولیٰ کی تحقیقات، کوششوں اور کاوشوں نے ہمارے لئے آسانی فرمادی۔ اللہ ربّ العزت اُن کے اس کام پر ثواب جاریہ ہمیشہ جاری وساری رکھے۔ آمین۔ اسلام ایک سمندر ہے، قیامت تک اس تحقیق کے کام میں لوگ غرق رہیں تب بھی سوئی کی نوک پر پانی کے مصداق ہوگا۔ اگر اس میں غلطی نظر آئے تو اصلاح کا پہلو ہمیشہ کھلا ہے اور کھلا ہی رہے گا۔ اطلاع سے ممنون ومشکور رہونگا۔ (ابومجد الطیبی)

جدول غزوات

رقم تسلسل	الاسم الغزوة	مقام الغزوة	تاریخ روانگی	تاریخ واپسی
۱	غزوہ ودّان یا الابواء	ودّان مکہ المکرّمہ سے تقریباً اسی میل کے فاصلے پر واقع ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ دفن ہیں	شروع صفر۲ ہجری اگست ۶۲۳ عیسوی	بیس صفر/۲ہجری اگست ۶۲۳ عیسوی
۲	غزوہ بواط	بواط مدینہ منورہ سے کوئی ۴۸میل دور شام کے تجارتی شارع پر واقع ہے۔	ربیع الاوّل/۲ہجری ستمبر ۶۲۳عیسوی	ربیع الاوّل/۲ہجری ستمبر ۶۲۳عیسوی
۳	غزوہ سفوان یا بطلب کرز بن جابر فہری	وادی السفوان مکہ المکرّمہ و مدینہ منورہ کے درمیان ینبع البحر کے قریب واقع ہے	ربیع الاوّل/۲ہجری ستمبر۶۲۳ عیسوی	ربیع الاوّل/۲ہجری ستمبر۶۲۳عیسوی
۴	غزوہ ذی العشیرہ	ذی العشیرہ یہ مقام مدینہ منورہ سے ڈھائی سو کیلو میٹر شارع شام کے قریب واقع ہے۔	جمادی الآخر/۲ہجری نومبر ۶۲۳ عیسوی	جمادی الآخر/۲ ہجری نومبر۶۲۳عیسوی
۵	غزوہ بدر العظمہ	مقام بدر مدینہ منورہ سے ڈیڑھ سو کیلومیٹر مکہ المکرّمہ کے جانب بئر بدر یا عین البدر کے مقام پر ہوئی تھی۔	۸/رمضان/۲ ہجری ۴/مارچ ۶۲۳عیسوی	۲۸/رمضان/۲ہجری ۲۳/مارچ ۶۲۳ عیسوی
۶	غزوہ بنی قینقاع	یہ غزوہ مشرفیہ کے مقام جو باب قُباء کے قریب پیش آیا یہ قبیلہ یہاں آباد تھا جو مدینے منورہ کے جنوب مغرب میں واقع ہے	۱۵/شوال/۲ہجری ۱۰/اپریل ۶۲۴عیسوی	۳۰/شوال/۲ ہجری ۲۵/اپریل ۶۲۴عیسوی
۷	غزوہ سویق	یہ غزوہ مقام عریض مدینہ منورہ کے اندر جبل احد کے دامن میں وادی قناۃ میں پیش آیا۔	۵/ذی الحجہ/۲ہجری ۲۹/مئی ۶۲۴ عیسوی	۱۰/ذی الحجہ/۲ ہجری ۳/جون ۶۲۴عیسوی
۸	غزوہ قرقرۃ الکدر یا غزوہ قرارۃ الکدر	یہ مقام معدن بنی سلیم کا علاقہ ہے یہ مکہ المکرّمہ اور عراق کے راستے میں مدینہ منورہ سے ۹۶ میل دور واقع ہے۔	نصف محرم/ ۳ہجری جولائی ۶۲۴ عیسوی	آخر محرم /۲ ہجری جولائی ۶۲۴ عیسوی

النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور

مدینہ سے باہر	قائم مقام فی المدینہ المنورہ	تعداد جیش الاسلامی	کفار کی تعداد	جنگ ہوئی یا نہیں ہوئی	شہداء کی تعداد	کفار کی ہلاکتیں
پندرہ دن مدینہ سے باہر مصروف جہاد رہے	حضرت سعد بن عبادہ انصاریؓ	ساٹھ یا ستر صرف مہاجرین شریک رہے	کفار کی تعداد کا کوئی پتہ نہیں چلا	جنگ نہیں ہوئی	کوئی شہید نہیں ہوا	کوئی ہلاکت نہیں ہوئی
مدت کا تعین نہیں ہوا	حضرت سعد بن معاذ انصاریؓ	دو سو مجاہدین صرف مہاجرین تھے۔	کفار کی تعداد تقریباً ایک سو تھی	جنگ نہیں ہوئی	کوئی شہید نہیں ہوا	کوئی ہلاکت نہیں ہوئی
مدت کا تعین نہیں ہوا	حضرت زید بن حارثہؓ	کہیں چند صحابہ اور کہیں ستر صحابہؓ کا ذکر ہے۔	کرز بن فہری کی سرداری میں کفار تھے۔ تعداد معلوم نہیں	جنگ نہیں ہوئی	کوئی شہید نہیں ہوا	کوئی ہلاکت نہیں ہوئی
مدت کا تعین نہیں ہوا	حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسد مخزومیؓ	ڈیڑھ سو یا دو سو مجاہدین ہم رکاب تھے۔	تعداد معلوم نہیں ابوسفیان کی سرداری میں کفار تھے	جنگ نہیں ہوئی	کوئی شہید نہیں ہوا	کوئی ہلاکت نہیں ہوئی
انیس یا بیس دن مصروف جہاد مدینہ سے باہر رہے	حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذرؓ حضرت عثمانؓ کو رقیہ بنتؓ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تیمارداری کے لئے مدینہ میں چھوڑا گیا	۳۱۳ جس میں انصار بھی شامل تھے۔	کفار کی تعداد ایک ہزار سے بھی زیادہ تھی۔	حق و باطل کی پہلی جنگ فیصلہ کن رہی۔	۱۴ اصحابہ کرامؓ شہید ہوئے۔	کفار کے ستر آدمی مارے گئے۔
پندرہ دن مدینہ منورہ سے باہر مصروف جہاد رہے	حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر انصاریؓ	جیش اسلامی کی تعداد کا صحیح پتہ نہیں	سات سو یہودی ہمیشہ کے لئے جلا وطن ہوئے۔	باقاعدہ جنگ نہیں ہوئی۔	ایک مسلمان شہید ہوا۔	ایک یہودی ہلاک ہوا۔
پانچ دن مدینہ منورہ سے باہر مصروف جہاد رہے	حضرت بشیر بن عبدالمنذر انصاریؓ	دو سو صحابہؓ ساتھ تھے بہ روایت دیگر چالیس صحابہ بھی تھے	کفار دو سو تھے اور ابوسفیان کی سرداری میں آئے تھے	جنگ نہیں ہوئی	دو صحابہؓ کو سوتے میں شہید کیا اور کھیتی کو نقصان پہنچایا	کوئی ہلاکت نہیں ہوئی
پندرہ دن مدینہ سے باہر مصروف جہاد رہے	حضرت عبداللہ بن ام مکتومؓ بہ روایت دیگر حضرت سباع بن عرفطہ غفاریؓ	دو سو صحابہ کی جماعت ساتھ تھی۔	تعداد معلوم نہیں	جنگ نہیں ہوئی	کوئی شہید نہیں ہوا	کوئی ہلاکت نہیں ہوئی

شہداء کے ناموں کی مکمل فہرست

مدتِ محاصرہ	معاہدہ	کفار قیدیوں کی تعداد	مسلمان زخمیوں کی تعداد	صاحب علم فی الحرب	مال غنیمت کی تفصیل
محاصرہ نہیں ہوا	بنی ضمرہ سے ایک حلفی معاہدہ ہوا۔	کوئی قید نہیں ہوا	کوئی زخمی نہیں ہوا	علم الحرب حضرت حمزہؓ کے سپرد کیا گیا۔ علم کا رنگ سفید تھا۔	معاہدہ ہونے کی وجہ سے مال غنیمت کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔
محاصرہ نہیں ہوا	کوئی معاہدہ نہیں ہوا	کفار کی تعداد معلوم نہیں	کوئی زخمی نہیں ہوا	علم الحرب سعد بن وقاصؓ کے سپرد کیا گیا علم کا رنگ سفید تھا۔	مال غنیمت ہاتھ نہیں آیا۔
محاصرہ نہیں ہوا	کوئی معاہدہ نہیں ہوا	کوئی قید نہیں ہوا	کوئی زخمی نہیں ہوا	علم الحرب علیؓ بن ابی طالب کے سپرد کیا گیا تھا۔	مال غنیمت ہاتھ نہیں آیا۔
محاصرہ نہیں ہوا	بنی مدلج سے حلفی معاہدہ ہوا۔	کوئی قید نہیں ہوا	کوئی زخمی نہیں ہوا	علم الحرب حضرت حمزہؓ بن عبدالمطلب کے سپرد کیا گیا۔	مال غنیمت ہاتھ نہیں آیا۔
محاصرہ نہیں ہوا	جو پڑھے لکھے تھے وہ مسلمانوں کو پڑھنا لکھنا سکھائیں گے	۷۰ قریشی قید ہوئے جن میں حضرت عباسؓ اور عقیلؓ بھی تھے	عبیدہ بن حارثؓ زخمی ہوئے مقام صفراء میں انتقال ہوا۔	مہاجرین کا علم حضرت علیؓ بن ابی طالب انصار کا علم معاذ بن عبادہؓ جرنل کمان مصعب بن عمیرؓ	فدیہ چار ہزار مقرر ہوا کافی مال غنیمت ملا۔ حسب قاعدہ مسلمانوں میں تقسیم کر دیا گیا۔
پندرہ دن سخت محاصرہ رہا	سات سو یہودی ہمیشہ کے لیے جلاوطن ہوئے	کوئی یہودی قید نہیں ہوا	ایک مسلمان زخمی ہوا اور بعد میں انتقال ہو گیا	علم الحرب حضرت حمزہؓ بن عبدالمطلب کے سپرد کیا گیا۔	سو عدد زرہ اور دوسرا مال غنیمت لے کر شہر بدر کر دیا گیا اور باقی مال غنیمت کو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا گیا
محاصرہ نہیں ہوا	کوئی معاہدہ نہیں ہوا	کوئی قید نہیں ہوا	دو صحابہ زخمی ہو کر شہادت کے درجے پر فائز ہوئے	علم الحرب کس کو دیا گیا اس کی تفصیل نہیں ملی۔	ستو کے بہت سے تھیلے پھینک کر کفار ابوسفیان کے ساتھ فرار ہو گئے
محاصرہ نہیں ہوا	کوئی معاہدہ نہیں ہوا	ایک غلام ہاتھ آیا بعد میں مسلمان ہو گیا اس کو آزاد کر دیا گیا۔	کوئی مسلمان زخمی نہیں ہوا	علم الحرب حضرت علیؓ بن ابی طالب کو دیا گیا تھا۔	پانچ سو اونٹ آئے اور دوسرا مال غنیمت بھی ہاتھ آیا ایک غلام بھی ہاتھ آیا جو بعد میں مسلمان ہو گیا

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یٰۤاَیُّھَا النَّبِیُّ حَسۡبُکَ اللّٰہُ وَمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۝ یٰۤاَیُّھَا النَّبِیُّ حَرِّضِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ عَلَی الۡقِتَالِ ؕ اِنۡ یَّکُنۡ مِّنۡکُمۡ عِشۡرُوۡنَ صٰبِرُوۡنَ یَغۡلِبُوۡا مِائَتَیۡنِ ۚ وَاِنۡ یَّکُنۡ مِّنۡکُمۡ مِّائَۃٌ یَّغۡلِبُوۡۤا اَلۡفًا مِّنَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِاَنَّھُمۡ قَوۡمٌ لَّا یَفۡقَھُوۡنَ ۝ اَلۡـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰہُ عَنۡکُمۡ وَعَلِمَ اَنَّ فِیۡکُمۡ ضَعۡفًا ؕ فَاِنۡ یَّکُنۡ مِّنۡکُمۡ مِّائَۃٌ صَابِرَۃٌ یَّغۡلِبُوۡا مِائَتَیۡنِ ۚ وَاِنۡ یَّکُنۡ مِّنۡکُمۡ اَلۡفٌ یَّغۡلِبُوۡۤا اَلۡفَیۡنِ بِاِذۡنِ اللّٰہِ ؕ وَاللّٰہُ مَعَ الصّٰبِرِیۡنَ ۝ (سورۃ انفال ٦٤ سے ٦٦ آیات)

غزوات کے مختصر حالات:

بنی ضمرہ کا قبیلہ شارع شام پر آباد تھا اور یہ مکہ المکرمہ والوں کے لئے بہت اہم تجارتی راستہ تھا بنی ضمرہ کا سردار فخشی دوست ہوگئے۔ یہ مکہ والوں کے لئے تجارتی سفر کے لئے اہم مقام تھا جس پر مسلمانوں کا قبضہ ہوگیا۔ یہ ایک طریقے سے مسلمانوں کا تشریف لے جانا بے مقصد نہیں تھا۔ بلکہ اہل مکہ پر دھاک اور بنی ضمرہ سے صلح کے معاملے میں اپنی شرائط منظور کروانے تھے۔

ایک تجارتی قافلہ جو امیہ بن خلف الجمعی کی سربراہی میں شام جارہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کا رعب تجارتی راستے کے قریب تھا۔ لڑائی کی نوبت نہیں آئی اس مقام کو نام بواط کہتے ہیں کفار بچ کر نکل گئے بظاہر یہ ہیں۔ اُن کو مسلمانوں سے خوف آنے لگا۔ اس غزوہ میں دو سو مجاہدین صرف مہاجرین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔

اس غزوہ سفوان کو غزوہ بطلب کرز بن جابر الفہری بھی کہتے ہیں۔ کیوں کہ اس غزوہ کا مقصد اس کو پکڑنا یا شرح نامی مقام پر حملہ کرکے بہت سے مویشیوں کو بھگا کر اپنے ساتھ لے گیا تھا اور کچھ مالی نقصان بھی پہنچایا جب سفوان تک چلے گئے جو وادی بدر کے قریب ہے۔ جب اُن کو پیچھا کرنے کا پتہ لگا تو وہ بغیر رکے چھپتے چھپاتے

ابو سفیان کی نگرانی میں یہ تجارتی قافلہ شام کی طرف جارہا تھا اس کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی ڈیڑھ سو تھے۔ اس تیاری میں خلل ڈالنے کے لئے یہ لشکر روانہ کیا گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مخبر شارع شام کی جو ینبع البحر کے قریب آگئے راستے میں بنی ضمرہ اور بنی مدلج کو جو پہلے سے حلیف تھے۔ معاہدہ پر سختی سے عمل پیرا

یہ غزوہ دنیا کی تاریخ بدلنے والا غزوہ تھا جس میں اسلام اور کفر ایسی جنگ ہوئی جس نے ساری دنیا کو حیرت میں ڈال تھی جس نے باپ بیٹے کے رشتہ ختم کردیئے۔ اہل قریش کے ایک ہزار جنگجو، سامانِ حرب بھی ایسا مکمل تھا ہتھیار برائے نام ہی تھے۔ بس اللہ ربّ العزت پر بھروسہ تھا اس لڑائی میں مکہ کے بڑے بہادروں سورماؤں کو گاجر مولی کی طرح کاٹا گیا۔

اس غزوہ کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ ایک مسلمان خاتون بنی قینقاع کے بازار میں کچھ سونے کا زیور خریدنے گئی اس کے جانے کے لئے اٹھی اس کا برقع پھنس گیا اور وہ گرگئی۔ اس کا ستر کھل گیا۔ اس پر یہودیوں نے ہنسی اڑائی۔ اتفاق سے یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی وہ فوراً وہاں پہنچے مگر یہودیوں نے بہت گستاخانہ الفاظ کہے اور کہا ہم سے لڑائی کروگے تو پتہ چلے

ابو سفیان غزوہ بدر کی خفت مٹانے کے لئے دو سو قریشوں کی ایک جماعت کے ساتھ مدینہ منورہ آیا۔ وادی قناہ میں ٹھہرا اور حملہ کرکے کھجور کے باغوں کو آگ لگا دی۔ سوتے میں دو صحابہؓ کو قتل کردیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی سے اپنے سامان کو کم کردیا۔ یعنی ستو کے بہت سے تھیلے راستے میں پھینک دئے تاکہ سفر آسان ہوجائے۔

قرقرہ الکدر ایک جگہ کا نام ہے جو مقام معدن میں جہاں بنی سلیم کا قبیلہ آباد تھا۔ یہ مقام عراق اور مکہ کے ایک گروہ بنا کر مسلمانوں کے خلاف شرارتیں کرنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو سو صحابہ کرامؓ کے ساتھ اور معلومات حاصل کیں۔ وہ چرواہا بعد میں مسلمان ہوگیا اس کو آزاد کردیا گیا۔ اس کا نام یسارؓ تھا جس نے بعد میں اسلام

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لئے اور تمہارے سب اہل ایمان کے لئے بس اللہ رب العزت ہی کافی ہے۔ اے نبی مومنوں کو جہاد کا شوق دلاؤ اگر تم میں بیس آدمی صابر ہوں گے تو وہ دوسو پر غالب آ جائیں گے اگر تم میں سوایسے ہوں گے تو ایک ہزار کافروں پر بھاری ہوں گے کیوں کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو سمجھ نہیں رکھتے اب اللہ تعالیٰ نے تمہارا بوجھ ہلکا کر دیا اسی کو معلوم ہے کہ تم ابھی کمزور ہیں پس تم میں ایک سو صبر کرنے والے ہوں گے وہ دوسو پر غالب رہیں گے اگر تم ایک ہزار ہونگے تو وہ اللہ کے حکم سے دو ہزار پر غالب رہیں گے۔ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

بن عمرو ضمری بغیر قتال کے صلح پر آمادہ ہوگیا۔ یہ صلح جنگ سے زیادہ بہتر نتائج کے حامل رہی بنو ضمرہ مسلمانوں کے کی بہت بڑی فتح ہوئی ایک بہت ہی بڑے خطرہ کا سدِ باب ہو گیا۔ اس غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ مقام ابواء سے کچھ آگے ہے۔ جہاں پر حضرت آمنہ اُم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک ہے۔

ان پر ڈالنے کے لئے یہ لشکر مدینہ منورہ سے ۴۸ میل کے فاصلہ پر جہنیہ نامی ایک پہاڑی مقام پر رکا جو شام کے ناکامی ظاہر ہوتی ہے مگر اُن پر ایک قسم کا خوف طاری ہونے لگا اور یہ سمجھنے لگے کے مسلمان طاقتور ہوتے چلے جارہے جہاں سے بھی گذرتے راستے کے قبائل پر مسلمانوں کی دھاک بیٹھتی جارہی تھی۔ وہ اب مسلمانوں کو دیکھ کر مرعوب ہوجاتے تھے۔

تھا اور اُس کی سرکوبی کرنا تھا۔ کرز بن جابر فہری رات کے وقت مدینہ منورہ کی وادی العقیق سے سرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ایک لشکر تیار کیا اس کا پیچھا کرتے ہوئے کہیں دور نکل گیا اب آہستہ آہستہ کفار کو مدمقابل لڑنے کی ہمت نہیں رہی۔

مجاہدین کے ساتھ اس قافلے کو روکنے نکل پڑے کیوں کہ اہل قریش مسلمانوں کے خلاف ایک بڑی جنگ کی تیاری کر رہے طرف پھیلا دیے تاکہ ان پر کڑی نگرانی رکھی جائے اور اپنا سفر بھی جاری رکھا یہاں تک کہ مقام ذی العشیرہ رہنے پر زور دیا اور کہا شارع شام کی خبریں مدینہ منورہ میں تازہ بہ تازہ پہنچائی جائیں۔ اس میں کوئی کوتاہی نہ رہے۔

دیا مسلمانوں کی تعداد صرف تین سو تیرا تھی اور سامان حرب بھی خاطر خواہ نہیں تھا یہ حق و باطل کی ایسی لڑائی کہ ہر سپاہی پورے کا پورا لوہے میں غرق پھر ان کو اپنے بتوں لات و منات پر بھروسہ تھا۔ اور مسلمانوں کے پاس ابوجہل مارا گیا۔ اور کفار کے ستر آدمی قیدی بنالئے گئے یہ پہلی جنگ تھی جس میں انصار نے بھی حصّہ لیا۔ الحمد اللہ نصرت مسلمانوں کے ساتھ تھی

چہرے پر نقاب تھا۔ یہودیوں نے کہا اپنا چہرہ دیکھاؤ اُس نے انکار کردیا ان یہودیوں نے اس کے برقع کو ایک کیل میں اٹکا دیا وہ سے ایک مسلمان گذر رہا تھا اس نے آواز سنا تو آیا اُس نے اُس یہودی کو قتل کردیا سب یہودیوں نے مل کر اس کو قتل کردیا گا اہل قریش تو لڑنا ہی نہیں جانتے۔ انہوں نے معاہدہ توڑ دیا۔ ان کا محاصرہ کیا گیا۔ آخر میں مدینہ منورہ چھوڑ کر جانے کو تیار ہوگئے۔

یہودی سردار سلام بن مشکم سے ملا اور مسلمانوں کے راز معلوم کئے اور واپس ہوتے ہوئے عریض نامی مقام پر دو سو صحابہؓ کی جماعت کے ساتھ وہاں پہنچے ابو سفیان رات ہی رات میں بھاگ گیا بھاگتے بھاگتے ڈر و خوف عربی زبان میں ستو کو سویق کہتے ہیں۔ مال غنیمت لے کر صحابہؓ مدینہ منورہ واپس چلے گئے۔

درمیان واقع ہے۔ مدینہ منورہ سے تقریباً نوے پچانوے میل کے فاصلہ پر ہے۔ بنی سُلیم اور بنی غطفان قرقرہ الکدر پہنچے۔ وہ ان دونوں قبیلے والوں کو پتہ چلا تو وہ فوراً بھاگ گئے یہاں ایک چرواہا ملا اس کو پکڑ لیا کی بہت خدمت کی اور اسلام کے نام پر شہید ہوگیا۔ پندرہ دن مدینہ منورہ سے باہر رہ کر واپس آ گئے۔

۹	غزوہء بنی غطفان یا انمار یا ذی امر	یہ مقام ذی امر نجد میں واقع ہے۔ بنی غطفان، بنی ثعلبہ و بنی محارب نے مل کر مسلمانوں کے خلاف یہ محاذ بنایا تھا۔	۱۲/ ربیع الاوّل/۳ ہجری ۲/ ستمبر/۶۲۴ عیسوی	۲۳/ ربیع الاوّل ۳ ہجری ۱۲/ ستمبر/۶۲۴ عیسوی
۱۰	غزوہء بحران یا بنی سلیم	بحران یہ مقام مدینہ منورہ سے ۶۹ میل دور واقع ہے۔ بنی سلیم یہاں آباد تھے۔	۶/ جمادی الاوّل/۳ ہجری ۲۵/ اکتوبر/۶۲۴ عیسوی	۱۶/ جمادی الاوّل ۳ ہجری ۵/ نومبر ۶۲۴ عیسوی
۱۱	غزوہء احد	جبل احد کے دامن میں وادی قناۃ اور جبل رماۃ کے درمیان جو میدان ہے وہ میدان قتال تھا۔	۶/ شوال/۳ ہجری ۲۱/ مارچ/ ۶۲۵ عیسوی	۷/ شوال/۳ ہجری ۲۲/ مارچ/ ۶۲۵ عیسوی
۱۲	غزوہء حمراء الاسد	حمراء الاسد نامی مقام پر پڑاؤ ڈالا گیا۔ یہ مکہ المکرّمہ کے راستے پر واقع ہے۔	۸/ شوال/۳ ہجری ۲۳/ مارچ/ ۶۲۵ عیسوی	۱۳/ شوال/۳ ہجری ۲۸/ مارچ ۶۲۵ عیسوی
۱۳	غزوہء بنی النضیر	یہ قبیلہ مدینہ منورہ کے جنوب مشرق میں حرّہ واقیم میں آباد تھا۔ بنی نضیر یہودیوں کا بااثر قبیلہ تھا۔	ربیع الاوّل/۴ ہجری اگست/ ۶۲۵ عیسوی	ربیع الاوّل/۴ ہجری اگست ۶۲۵ عیسوی
۱۴	غزوہء بدر الموعد یا غزوہء بدر الثالث	الصفراء یہ مقام بدر کے قریب ہی واقع ہے جہاں ماہ ذیقعدہ میں ایک تجارتی میلہ لگا کرتا تھا۔	۲۶/ شوال/ ۴ ہجری ۲۱/ مارچ ۶۲۶ عیسوی	۱۲/ ذیعقدہ/۴ ہجری ۸/ اپریل ۶۲۶ عیسوی
۱۵	غزوہء ذات الرقاع	ذات الرقاع یہ مقام سعد و شقراء کے درمیان نجد میں ہے جہاں زمین نوکدار اور پتھریلی ہے۔ رقاع کے معنی کپڑے کی پٹیاں ہیں۔	۱۰/ محرم/ ۵ ہجری ۱۱/ جون/ ۶۲۶ عیسوی	۲۵/ محرم/ ۵ ہجری ۲۶/ جون ۶۲۶ عیسوی
۱۶	غزوہء دومۃ الجندل	یہ مقام شام کے صحرائی راستہ پر مدینہ منورہ سے ایک ہزار کلومیٹر دور تبوک اور تیماء کے قریب واقع ہے۔	۲۵/ ربیع الاوّل/ ۵ ہجری ۱۴ اگست ۶۲۶ عیسوی	۲۰/ ربیع الثانی/ ۵ ہجری ۱۸/ ستمبر ۶۲۶ عیسوی
۱۷	غزوہء المریسیع یا غزوہء بنی مصطلق	یہ مقام قدید کے پاس المریسیع نامی ایک کنواں تھا بنو مصطلق یہاں آباد تھے۔ جو بنی خزاعہ کی ایک شاخ تھی۔	۲/ شعبان/ ۵ ہجری ۲۷/ دسمبر ۶۲۷ عیسوی	۳۰/ شعبان/ ۵ ہجری ۲۴/ جنوری ۶۲۷
۱۸	غزوۃ الاحزاب یا غزوۃ خندق	یہ غزوہ مدینہ منورہ کے اندر جبل سلع کے مغرب میں وادی عقیق اور جبل ذباب کے درمیان جبل سلع کے دامن میں ہوئی۔	۲۷ یا ۲۸ شوال/ ۵ ہجری ۲۲ یا ۲۳ مارچ ۶۲۷ عیسوی	ذیعقدہ/ ۵ ہجری ۱۴/ اپریل ۶۲۷ عیسوی

بارہ دن مدینہ منورہ سے باہر رہے۔	حضرت عثمان بن عفانؓ	چار سو پچاس مجاہدین ساتھ تھے۔	مقابلے کیلئے بنو ثعلبہ و بنو حارب آئے تعداد معلوم نہیں	جنگ نہیں ہوئی	کوئی شہید نہیں ہوا	کوئی ہلاک نہیں ہوا
دس یا گیارہ دن مدینہ منورہ سے باہر مصروف جہاد رہے	حضرت عبداللہ بن اُم مکتومؓ (نابینا تھے)	تین سو صحابہ کرامؓ ساتھ تھے۔	کفار کی تعداد معلوم نہیں۔	جنگ نہیں ہوئی	کوئی شہید نہیں ہوا	کوئی ہلاک نہیں ہوا
صرف ایک دن مدینہ منورہ سے باہر رہے	حضرت عبداللہ بن اُم مکتومؓ	صحابہ کرامؓ کی تعداد سات سو تھی	کفار تین ہزار اور ان کے ساتھ عورتیں بھی تھیں	بڑی گھمسان کی جنگ ہوئی۔	ستر صحابہ اکرامؓ شہید ہوئے۔	تیس کفار ہلاک ہوئے۔
چھ دن مدینہ منورہ سے باہر مصروف جہاد رہے	حضرت عبداللہ بن اُم مکتومؓ	صحابہ کرامؓ کی وہی تعداد تھی جو غزوہ احد میں تھی۔	کفار تین ہزار کی تعداد مکہ کی طرف بھاگ رہی تھی	جنگ نہیں ہوئی	کوئی شہید نہیں ہوا	کوئی ہلاک نہیں ہوا
پندرہ دن مدینہ منورہ سے باہر مصروف رہے	حضرت عبداللہ بن ام مکتومؓ	جیش اسلامی کی تعداد کا صحیح نہیں معلوم۔	یہودیوں کی تعداد بھی معلوم نہیں۔	جنگ نہیں ہوئی	کوئی شہید نہیں ہوا	کوئی ہلاک نہیں ہوا
سولہ دن مدینہ منورہ سے باہر مصروف جہاد رہے	حضرت عبداللہ بن رواحہ انصاریؓ	پندرہ سو فدائیان اسلام ساتھ تھے۔	کفار کی تعداد دو ہزار اور ابوسفیان کی کمان میں تھی	جنگ نہیں ہوئی ابوسفیان مراۃ الظہران سے ہی لوٹ گیا۔	کوئی شہید نہیں ہوا	کوئی ہلاک نہیں ہوا
پندرہ دن مدینہ منورہ سے باہر مصروف جہاد رہے	حضرت عثمانؓ بن عفان بہ روایت دیگر حضرت ابوذر غفاریؓ	چار سو یا سات سو صحابہؓ کی جماعت تھی۔	کفار کی تعداد معلوم نہیں	جنگ نہیں ہوئی	کوئی شہید نہیں ہوا	کوئی ہلاک نہیں ہوا
چوبیس دن مدینہ منورہ سے باہر مصروف جہاد رہے	حضرت عبداللہ بن اُم مکتومؓ بہ روایت دیگر حضرت سباع بن عرفط غفاریؓ	ماشاءاللہ ایک ہزار صحابہؓ کی جمعیت ساتھ تھی۔	کفار کی تعداد معلوم نہیں	جنگ نہیں ہوئی	کوئی شہید نہیں ہوا	کوئی ہلاک نہیں ہوا
ستائیس دن مدینہ سے باہر مصروف جہاد رہے	حضرت زید بن حارثہؓ بہ روایت دیگر حضرت ابوذر غفاریؓ	مختصر لشکر تھا رئیس المنافقین عبداللہ بن اُبی بھی ساتھ تھا۔	کفار کی تعداد معلوم نہیں	جنگ ہوئی	ہشام بن صبابہؓ اللیثی ایک مسلمان کے ہاتھ غلطی سے قتل ہوئے	دس کفار ہلاک ہوئے۔
چوبیس دن مدینہ منورہ کے اندر ہی مصروف جہاد رہے	حضرت عبداللہ بن اُم مکتومؓ	تین ہزار صحابہ کرامؓ کا لشکر تھا۔	کفار کی تعداد دس ہزار یا بارہ ہزار تھی۔	جنگ فیصلہ کن ہوئی۔	چھ مسلمان شہید ہوئے جن میں سعد بن معاذؓ تھے	دس کفار ہلاک ہوئے۔

محاصرہ نہیں ہوا	کوئی معاہدہ نہیں ہوا	ایک شخص جس نے رسول ﷺ پر تلوار اٹھائی بعد میں مسلمان ہو گیا	کوئی مسلمان زخمی نہیں ہوا	علم الحرب کس کو دیا گیا اس کا تذکرہ نہیں ملا	مال غنیمت کوئی نہیں ملا
محاصرہ نہیں ہوا	کوئی معاہدہ نہیں ہوا	کوئی گرفتار نہیں ہوا	کوئی مسلمان زخمی نہیں ہوا	علم الحرب کس کو دیا گیا اس کا تذکرہ نہیں ملا	مال غنیمت کوئی نہیں ملا
محاصرہ نہیں ہوا	کوئی معاہدہ نہیں ہوا	کوئی گرفتار نہیں ہوا	رسول اللہ ﷺ زخمی ہوئے اور دوسرے صحابہ بھی ہوئے ہیں	اوس کا علم اسید بن حضیرؓ خزرج کا علم خباب بن منذرؓ یا سعد بن عبادہؓ دیا گیا۔ قریش کا علم مصعب بن عمیرؓ کو دیا۔	مال غنیمت بہت ہاتھ آیا مگر مسلمانوں کا جانی نقصان بہت ہوا۔
محاصرہ نہیں ہوا	کوئی معاہدہ نہیں ہوا	کوئی گرفتار نہیں ہوا	کوئی مسلمان زخمی نہیں ہوا	علم الحرب ابوبکر الصدیقؓ کو دیا گیا اور حضرت علیؓ بن ابی طالب کو۔	مال غنیمت کوئی نہیں ملا
پندرہ دن سخت محاصرہ رہا یہودی چلا اُٹھے	مدینہ منورہ سے جلاوطن ہونے پر راضی ہوئے	کوئی گرفتار نہیں ہوا	کوئی مسلمان زخمی نہیں ہوا	علم الحرب حضرت علیؓ کے سپرد کیا گیا۔	پچاس زرہ، پچاس خود تین سو چالیس تلواریں گھر اور زمینیں
محاصرہ نہیں ہوا	کوئی معاہدہ نہیں ہوا	کوئی گرفتار نہیں ہوا	کوئی مسلمان زخمی نہیں ہوا	علم الحرب حضرت علیؓ بن ابی طالب کے سپرد کیا گیا۔	مال غنیمت نہیں ملا مگر سوق الصفراء میں مسلمانوں کو تجارت میں سو فیصد فائدہ ہوا۔
محاصرہ نہیں ہوا	کوئی معاہدہ نہیں ہوا	کوئی گرفتار نہیں ہوا	کوئی مسلمان زخمی نہیں ہوا	علم الحرب کس کو دیا گیا اس کا تذکرہ نہیں ملا	مال غنیمت کوئی نہیں ملا
محاصرہ نہیں ہوا	کوئی معاہدہ نہیں ہوا	ایک قیدی پکڑا گیا بعد میں مسلمان ہو گیا آزاد کر دیا گیا	کوئی مسلمان زخمی نہیں ہوا	علم الحرب کس کو دیا گیا اس کا تذکرہ نہیں ملا	مال غنیمت کوئی نہیں ملا
محاصرہ نہیں ہوا	معاہدہ ہوا	چھ سو قیدی جس میں عورتیں بچے بھی شامل تھے	زخمیوں کی تعداد معلوم نہیں ہوئی۔	علم الحرب ابوبکر الصدیقؓ اور سعد بن عبادہؓ کو دیئے گئے۔	دو ہزار اونٹ پانچ ہزار بکریاں غلام باندیاں بھی بہت سی ہاتھ آئیں۔
چوبیس دن مسلمانوں کا محاصرہ رہا بعض روایتوں میں ایک ماہ بھی ہے	کوئی معاہدہ نہیں ہوا	کوئی گرفتار نہیں ہوا	ایک مسلمان زخمی ہوا۔	علم الحرب کس کو دیا گیا اس کا تذکرہ نہیں ملا	مال غنیمت کی کوئی تفصیل نہیں ملی مگر کفار اور یہود بھاگتے وقت کافی مال چھوڑ کر بھاگے۔

نجد کے مقام ذی امر میں بنو ثعلبہ اور بنو محارب کی ایک جماعت نے تمام اطراف سے مدینہ منورہ کو گھیر لینے کا قصد
ایک واقعہ پیش آیا بارش کی وجہ سے کپڑے بھیگ گئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کپڑے اتار کر ایک درخت کی
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ بچا سکتا ہے اس پر اسے ایسا خوف طاری ہوا کہ وہ گر گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تلوار اٹھائی اس کے سر پر رکھ کر

بحران یہ مقام مدینہ منورہ سے ۶۹ میل کے فاصلہ پر ہے بنی سُلیم ایک لشکر کی تیاری کی خبر مدینہ منورہ پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم
خبر پہنچی وہ فوراً ہی فرار ہوگئے۔ مسلمانوں کا لشکر بحران پہنچا یہاں پر کوئی نہیں تھا۔ مسلمانوں نے مخبر چاروں
آ گیا۔ بدو ایسی کوششیں کرتے رہے مگر فوراً ہی مسلمانوں کا لشکر وہاں پہنچ جاتا تو وہ ڈر کر بھاگ جاتے ان کو پتہ چلا کہ

ابو سفیان اپنی ذِلت وخفت جو بدر میں اٹھائی تھی اس کو مٹانے کے لئے تین ہزار کا ایک عظیم لشکر جو ہر قسم کے ہتھیاروں سے لیس تھا اور
کردی اور ایک ہزار کا لشکر تیار کیا مگر منافقین نے اپنے تین سو افراد کو عین میدان جنگ سے علیحدہ کرلیا۔ اب صرف سات
کی پہاڑی چھوڑ دی اس طرف سے خالد بن ولیدؓ نے جو اسوقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے مسلمانوں پر چڑھائی کردی جس کی وجہ سے ستر صحابہؓ شہید ہوئے اور رسول

یہ لڑائی غزوہ احد کی آخری کڑی تھی۔ ابو سفیان کو واپس بھاگتے بھاگتے خیال آیا کہ مدینہ منورہ پر چڑھائی کریں وہ پلٹنا
حملہ نہ کردیں۔ حضرت علیؓ کے ساتھ ایک دستہ روانہ کردیا پھر آپ ﷺ بھی چل پڑے اور مقام حمرا الاسد تک آ گئے مگر
واپس مدینہ منورہ آ گئے۔ یہ مہم غیر ضروری نہیں تھی بلکہ کفار کا پیچھا کرنا ان پر ایک اور ذہنی دباؤ ڈالنا

بنو نضیر یہودیوں کا ایک قبیلہ تھا مدینہ منورہ سے تین کلومیٹر کے فاصلہ پر حرۃ واقیم میں آباد تھا۔ دیّت کے تعلق سے کسی مسئلہ کے حل کیلئے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر چلے گئے۔ اور مدینہ منورہ آ گئے۔ صحابہ کرامؓ آپ کو تلاش کرتے ہوئے مدینہ منورہ تک پہنچ گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم
بالقتل کرنا چاہتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا فوراً دس دن کے اندر مدینہ منورہ سے نکل جائیں عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین نے

ابوسفیان نے غزوہ احد سے واپس ہوتے ہوئے کہا تھا ہمارا تمہارا مقابلہ آئندہ سال بدر کے مقام پر ہوگا۔ مسلمانوں نے اس للکار کو قبول کرلیا جب
رکھا جائے۔ اُس قریشی نے اہل مکہ کی تیاریوں کا ذکر کرنے لگا تاکہ مسلمانوں پر رعب ڈالا جائے مگر اس کی باتوں کا کوئی اثر
سامان تجارت بھی ساتھ لیکر نکل پڑے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا وہاں تجارت بھی کریں گے ابوسفیان مراۃ لظہران

رقاع کے معنی کپڑے کی پٹیاں ہیں اس مقام پر بہت نوکدار پتھر ہیں جس سے پیروں میں زخم ہوجاتے ہیں لوگ یہاں سے پٹیاں باندھ کر سفر کرتے تھے یہ
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیاری کا حکم دیا اور چل پڑے چار دن کی مسافت پر یہ مقام ہے راستے سے ہی اپنے مخبر
دن تک یہاں قیام رہا جب دشمنوں کے کوئی آثار نظر نہیں آئے تب مدینہ منورہ واپس آ گئے۔ ان دشمنوں پر

یہ مقام مدینہ منورہ سے کافی فاصلہ پر ہے۔ اکثر مسلمانوں کے قافلوں پر وہ سختی کیا کرتے تھے۔ اکیدر بن عبدالمالک ان کا سردار جو نصرانی تھا
بس چند اونٹ والے تھے ان سے پوچھ گچھ کی گئی ان میں ایک شخص مسلمان ہوگیا۔ اسلام لانے کے بعد اس کو آزاد کردیا گیا
میں مسلمان کبھی داخل نہیں ہوئے تھے۔ اس مہم کی وجہ سے ان کے ذہنوں میں اب یہ بات آ گئی کہ مسلمان ہمارے قلعوں اور محلوں پر

یہ مقام مکہ المکرمہ مدینہ منورہ کے درمیان ہے یہاں پر کچھ قبائل جمع ہوکر مسلمانوں پر حملہ کی تیاری کر رہے تھے۔ یہ خبر رسول
منین میں حضرت عائشہؓ اور ام سلمہؓ بھی ہمراہ تھیں۔ مسلمانوں کی آمد کا سن کر یہ قبائل بھاگ گئے۔ مگر ایک مقامی قبیلہ بنو مصطلق
مصطلق کے سردار کی بیٹی تھی وہ امہاۃ المومنین میں داخل کردی گئی۔ اس غزوہ سے واپسی پر واقعہ افک بھی پیش آیا۔ منافقین کی منافقت

اس غزوہ میں سارے کے سارے عرب قبائل اور یہودی نے مل کر مدینہ منورہ پر چڑھائی کردی مسلمانوں نے جبل سلع کے مشرق میں اپنے مورچے بنالئے
پریشان ہوئے کیوں کہ یہ دفاع کا نیا طریقہ تھا۔ اہل مکہ کا سردار ابن حرب ابوسفیان بھی حیران تھا۔ اس خندق کو پار کرنے کی بہت کوشش
اڑ گئے ۔ اور ابوسفیان اور اس کے حلیف ایسے بھاگے کہ پھر کبھی مدینہ منوّرہ کا رخ بھی نہیں کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب ہم مشرکین سے

کیا تھا اس کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی چار سو پچاس صحابہؓ کی جماعت کو لے کر ذی امر روانہ ہوئے وہاں
شاخ پر ڈال دیئے۔ ایک کافر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار اٹھالی اور پوچھا اب آپؐ کو کون بچا سکتا ہے
پوچھا اب تم کو کون بچا سکتا ہے اس بدو نے کہا کوئی نہیں سوائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ مسلمان ہو گیا اس کو آزاد کر دیا کوئی قتال کی نوبت نہیں آئی۔

اس خطرہ کا سدباب کرنے کے لئے تین سو صحابہؓ کی جماعت لے کر بحران روانہ ہوئے بنی سُلیم مسلمانوں کے آمد کی
طرف دوڑائے کوئی خبر نہیں ملی کسی کا پتہ نہیں چلا اس طرح بغیر قتال کے یہ لشکر دس یا گیارہ دن رہنے کے بعد واپس
کہ مسلمان ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ ان کو زیر کرنا آسان کام نہیں ہے۔ فوری جوابی کاروائی سے لوٹ مار کے حملے کچھ کم ہونے لگے

اُن کی عورتیں بھی لشکر کی ہمت بڑھانے کے لئے ساتھ تھیں۔ مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوا۔ مسلمانوں نے بھی تیاری شروع
سو مسلمان رہ گئے۔ جبل احد کے دامن میں وادی قناء میں آمنا سامنا ہوا مسلمان جنگ جیت چکے تھے تیر اندازوں نے جبل رماۃ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دندانِ مبارک شہید ہوا اور کافی زخمی ہوگئے۔ مگر اللہ تعالی نے مسلمانوں کو فتح دی۔

چاہتا تھا مگر صفوان بن امیہ نے زبردستی روک دیا۔ ادھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں خیال آیا کہیں ابوسفیان واپس آکر
ابوسفیان کی کوئی خبر نہیں ملی تین دن یہاں قیام کیا اپنے مخبروں کو اطراف روانہ کیا جب ہر طرف سے اطمینان ہو گیا۔ تو
مقصد تھا۔ اُن کے ذہنوں میں یہ بات آ گئی کہ مسلمان ہر طرح سے باخبر اور ہر ممکن خطرے کا دفاع کرنے کے لئے مستعد رہتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ صحابہؓ کے ساتھ اُن کے پاس گئے انہوں نے بیٹھایا مگر ان کی نیت اچھی نہیں تھی بات چیت کے درمیان
مسجد النبوی الشریف میں بیٹھے ہوئے تھے تو صحابہؓ سے فرمایا بنو نضیر کے سردار دیوار سے ایک وزنی پتھر پھینک کر نعوذ
بنی نضیر والوں کو کہا تم اپنی جگہ ڈٹ جاؤ ہم تمہاری مدد کریں گے مگر کوئی مدد کو نہیں آیا اور ان کو مدینہ منورہ چھوڑ کر چلے جانا پڑا۔

ایک سال ہو گیا ابوسفیان نے کچھ تیاری نہیں کی ایک قریشی کو مدینہ منورہ بھیجا تا کہ مسلمانوں کو خوفزدہ کر کے مقابلے سے باز
نہیں ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقابلہ پر نکلنے کا اعلان کردیا۔ پندرہ سو صحابہ رضوان اللہ اجمعین کے ساتھ
تک آیا کئی بہانے بنائے اور واپس چلا گیا۔ الحمداللہ مسلمانوں کو تجارت میں سو فیصد فائدہ ہوا مقام صفراء میں تجارتی میلہ ہر سال اسی ماہ میں لگا کرتا تھا

مقام نجد سعد و شقراء کے درمیان ہے کسی قافلے والے نے بتایا قبیلہ انمار اور بنو ثعلب مسلمانوں سے جنگ کے لئے جمع ہو رہے ہیں
روانہ کردیئے مگر کسی کا بھی کوئی پتہ نہیں چلا دشمن کو جیسے ہی پتہ چلا وہ پہاڑوں کے اوپر جا کر چھپ گئے۔ پندرہ
سخت نظر رکھنے اور فوراً ان مقامات پر پہنچنے سے ان بدو قبائل پر بہت اثر پڑا وہ مسلمانوں کی طاقت کا لوہا مان گئے۔

اور ہرقل کا باجگزار تھا تیرہ چودہ دن کی مسافت طے کر کے مسلمان وہاں پہنچے کوئی مقابلے پر نہیں نکلا بلکہ بھاگ گئے
اس طرح اس غزوہ میں چوبیس دن صرف ہوئے۔ اس غزوہ سے پہلے کبھی عیسائیوں سے کوئی مقابلہ یا ان کی حدود
پر دستک دے رہے ہیں۔ خوف کے بادل ان کے دلوں پر آہستہ آہستہ چھانے لگے۔ مسلمانوں کا رُعب و دبدبہ دیکھ کر مقابلے کی ہمت ختم ہوتی جا رہی تھی

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی اور تیاری کا حکم دے دیا۔ اس غزوہ میں رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی بھی ساتھ تھا۔ اور امہات المو
سے مقابلہ ہوا وہ صلح پر راضی ہوگئے۔ اس غزوہ میں مال غنیمت بہت آیا قیدی بھی بہت آئے جن میں حضرت جویریہؓ بنو
بھی کھل کر سامنے آ گئی جس کی وجہ سے اہل قریش اور انصار میں بدکلامی ہوئی اور کئی احکامات بھی نافذ ہوئے۔

اور دفاع کا ایک نیا طریقہ بھی استعمال کیا وہ خندق جو کبھی عربوں نے نہ دیکھی نہ سنی تھی۔ جب انہوں نے خندق کو دیکھا بہت حیران
کی مگر کامیابی نہیں ہوئی۔ نعیم بن مسعودؓ کی سیاسی چال نے بھی مسلمانوں کو کامیابی تک پہنچایا۔ ایک رات ایسی سخت آندھی آئی سارے خیمے
لڑنے کے لئے جائیں گے۔ وہ کبھی ادھر کا رخ بھی نہیں کریں گے اس غزوہ سے سارے عربوں اور یہودیوں پر یہ ظاہر ہو گیا اس قوت کو دبانا ممکن نہیں۔

۱۹	غزوہء بنی القریظہ	یہ غزوہ قبیلہ بنی قریظہ جہاں آباد تھا اسی مقام پر ہوا یہ مدینہ منورہ سے ڈھائی تین کلومیٹر جنوب مشرق منطقہ قباء سے قریب واقع ہے	ذیقعدہ/۵ ہجری اپریل ۶۲۷ عیسوی	ذی الحجہ ۵ ہجری اپریل ۶۲۷ عیسوی
۲۰	غزوۃ بنی الحیان	الحیان یہ ایک قبیلہ کا نام ہے الرجیع نامی مقام پر آباد تھے اور یہ مدینہ منورہ اور مکّہ کے درمیان ایک وادی ہے جہاں وقوع پذیر رہا۔	۲۹/صفر ۶ ہجری ۲۰/ جولائی ۶۲۷ عیسوی	۱۴/ ربیع الاوّل ۶ ہجری ۴/ اگست ۶۲۷ عیسوی
۲۱	غزوۃ غابہ یا غزوۃ ذی قرد	غابہ عربی میں جنگل کو کہتے ہیں یہ مدینہ منورہ کے شمال مغرب میں کوئی پندرہ کلو میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔	۱۶/ ربیع الاوّل/ ۶ ہجری ۵/ اگست ۶۲۷ عیسوی	۲۳/ ربیع الاوّل/ ۶ ہجری ۱۱۳ گست ۶۲۷ عیسوی
۲۲	غزوۃ حدیبیہ یا صلح حدیبیہ	حدیبیہ جدہ و مکّہ کے درمیان مکہ سے ۱۲ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے اور یہ جدہ والوں کی میقات ہے آج کل شمیسی کہلاتا ہے	آخر شوال ۶ ہجری مارچ ۶۲۸ عیسوی	آخر ذیقعدہ ۶ ہجری اپریل ۶۲۸ عیسوی
۲۳	غزوہء خیبر و وادی القری	خیبر مدینہ منورہ سے تقریباً دو سو بیس کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اور راستہ قدیم شارع شام بھی کہلاتا ہے اسکے آگے تیما اور تبوک ہے۔	آخر محرم ۷ ہجری مئی ۶۲۸ عیسوی	ربیع الاوّل ۷ ہجری جولائی ۶۲۸ عیسوی
۲۴	غزوہء فتح مکہ المکرّمہ	مکّہ المکرّمہ مدینہ منورہ سے چار سو پچاس کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے کسی زمانہ میں یہ پیدل کا راستہ چھ یا سات دن کا ہوتا تھا۔	۱۰/ رمضان ۸ ہجری ۲/ جنوری ۶۳۰ عیسوی	۲۰/ رمضان ۸ ہجری ۱۲/ جنوری ۶۳۰ عیسوی
۲۵	غزوہ حنین یا غزوہء ہوازن	وادی الحنین مکّہ المکرّمہ سے تقریباً ساٹھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور یہ جبل اوطاس کی وادیوں میں سے ایک وادی ہے	۶/ شوال ۸ ہجری ۲۷ جنوری ۶۳۰ عیسوی	۱۱/ شوال ۸ ہجری یکم فروری ۶۳۰ عیسوی
۲۶	غزوہء طائف	طائف مدینے منورہ سے پانچ سو تیس کلومیٹر اور مکہ مکرمہ سے اٹھاسی کلومیٹر کے فاصلے پر ہے جو سطح سمندر سے چھ ہزار فٹ کی اونچائی پر واقع ہے	۱۳/ شوال ۸ ہجری ۳/ فروری ۶۳۰ عیسوی	یکم ذیقعدہ ۸ ہجری ۲۰/ فروری ۶۳۰ عیسوی
۲۷	غزوہء تبوک یا غزوۃ عسرت	مقام تبوک مدینہ منورہ سے سات سو کلومیٹر شمال میں واقع ہے۔ اسلام سے قبل یہ مقام کوئی مشہور نہیں تھا۔	آخر رجب ۹ ہجری آخر اکتوبر ۶۳۰ عیسوی	اوائل رمضان ۹ ہجری اوائل دسمبر ۶۳۰ عیسوی

تدوین من ھذا الکتُب : ''رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم'' قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری۔ نقش سیرت نثار احمد ''المدینہ بین ماضی والحاضر'' ۔ ابراہیم بن علی العیاشی ۔ سفرنامہ ''ارض القرآن'' مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ ''الرحیق المختوم'' مولانا صفی الرحمان مبارک پوری۔ ''جہاں دیدہ''، جسٹس تقی عثمانی ''پچاس صحابہؓ'' طالب الھاشمی

پچیس دن مصروف جہاد مدینہ سے باہر رہے۔	حضرت عبداللہ ابن اُم مکتومؓ	تین ہزار مجاہدانِ اسلام تھے	چھ سو یا سات سو یہودی تھے۔	جنگ نہیں ہوئی	ایک مسلمان خلاد بن سوید پر چکی کا پاٹ ڈال کر شہید کر دیا	چھ یا سات سو یہودی قتل کر دیئے گئے
چودہ دن مدینہ منورہ سے باہر جہاد میں مصروف رہے	حضرت عبداللہ ابن اُم مکتومؓ (نابینا تھے)	دو سو جانثار مجاہدین ساتھ تھے۔	بنو ہزیل کی شاخ بنی الحیان مقابلے کیلئے آئے تعداد معلوم نہیں	جنگ نہیں ہوئی	کوئی شہید نہیں ہوا	دو کافر ہلاک ہوئے
آٹھ دن مدینہ منورہ سے باہر مصروف جہاد رہے	حضرت عبداللہ ابن اُم مکتومؓ	پانچ سو یا سات سو صحابہ کی فوج تھی۔	کفار کی تعداد چالیس تھی۔	رات چوروں کی طرح حملہ کیا اور اونٹ لیکر بھاگے	چار صحابہؓ شہید ہوئے ابوذرؓ کے بیٹے بھی شہید ہوئے	کفار کی ہلاکتیں ہوئی ہیں تعداد معلوم نہیں
ایک ماہ سے زیادہ مدینہ منورہ سے باہر رہے	حضرت عبداللہ ابن اُمّ مکتومؓ (نابینا تھے) بہ روایت دیگر حضرت ابورہم غفاریؓ	چودہ سو صحابہ کرامؓ عمرہ کی نیت سے گئے تھے۔	صلح نامہ لکھوانے اہلِ مکہ آئے تعداد معلوم نہیں	جنگ نہیں ہوئی	کوئی شہید نہیں ہوا	کوئی ہلاک نہیں ہوا
ڈیڑھ یا دو ماہ تک اس مہم میں مدینہ منورہ سے باہر رہے۔	حضرت سباع بن عرفطہؓ انصاری	چودہ سو یا سولہ سو جانثاروں کی فوج تھی۔	دس ہزار یہودی مقابلے کیلئے آئے	جنگ ہوئی اور کئی قلعہ فتح ہوئے۔	۱۹ صحابہؓ شہید ہوئے بعض روایتوں میں اس سے بھی زیادہ ہیں	۹۳ یہودی مارے گئے۔
ایک ماہ تین دن مدینے سے باہر رہے مکہ میں دس دن مصروف جہاد رہے	حضرت عبداللہ ابن اُم مکتومؓ (نابینا تھے) بہ روایت دیگر حضرت ابورہم غفاریؓ	دس ہزار بعض کہتے ہیں بارہ ہزار جانثار ساتھ تھے۔	چند اہلِ مکہ مقابلے کیلئے آئے تعداد معلوم نہیں	جھڑپیں ہوئی ہیں۔	چار صحابہؓ شہید ہوئے۔	۲۸ یا ۳۴ کفار مارے گئے۔
پانچ دن مکہ مکرمہ سے باہر مصروف جہاد رہے۔	مکہ المکرمہ میں حضرت عتاب ابن اسید امویؓ	بارہ ہزار کا لشکر جرار ساتھ تھا۔	بنو ثقیف و بنو ہوازن وغیرہ تعداد معلوم نہیں	جنگ ہوئی۔	پانچ صحابہؓ شہید ہوئے۔	کفار کی ہلاکتیں ستر بتائی جاتی ہیں
سترہ دن مکہ مکرمہ سے باہر مصروف جہاد رہے	حضرت عبداللہ ابن اُم مکتومؓ (نابینا تھے) بہ روایت دیگر حضرت ابورہم غفاریؓ	ایک ہزار فوج حضرت خالد بن ولیدؓ کے ساتھ روانہ کئے۔	بنو ثقیف و بنو ہوازن وغیرہ تعداد معلوم نہیں	جنگ ہوئی۔	بارہ صحابہؓ شہید ہوئے۔	کفار کی تعداد معلوم نہیں ہو سکی۔
ڈیڑھ ماہ مدینہ منورہ سے باہر مصروف فتوحات رہے	حضرت محمد بن مسلمہؓ حضرت سباع بن ارفطؓ اور حضرت علیؓ کو اور امور اہلبیت کیلئے روکے رکھا	تیس ہزار فوج اور دس ہزار گھوڑے۔	ہرقل کو مقابلے کی ہمت نہیں ہوئی	جنگ نہیں ہوئی جھڑپیں ہوئیں۔	کوئی شہید نہیں ہوا	ایک عیسائی حسان مارا گیا۔

سیرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم"، "شاہ مصباح الدین شکیل"، "حیاۃ الصحابہ"، رئیس التبلیغ حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ "سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم"، علامہ شبلی نعمانیؒ علامہ سید سلیمان ندویؒ۔ "ہادی اعظم صلی اللہ علیہ وسلم"، سید فضل الرحمن ابن مولانا سید زوار حسینؒ (میرے شیخ طریقت)۔ مستفید من نشست پیغام قرآن انجینئر سید احتشام حسین صاحب امیر التحریک فہم الاسلام۔

محاصرہ پندرہ دن بہت سخت رہا	کوئی صلح نامہ ہوا نہ کوئی معاہدہ	عورتوں اور بچوں کو قیدی بنایا گیا پھر مال غنیمت میں تبدیل ہوئے	ایک مسلمان خلاد بن سوید ؓ زخمی ہوئے بعد میں انتقال ہوگیا	علم الفتح حضرت علی ؓ بن ابی طالب کو دیا گیا۔	تین سو زرہیں پندرہ سو تلواریں دو ہزار نیزے اور شراب کے کئی مٹکے اور عورتیں اور بچے بھی ساتھ تھے
محاصرہ نہیں ہوا	کوئی صلح نامہ ہوا نہ کوئی معاہدہ	کوئی قید کا تذکرہ نہیں ملا	کوئی مسلمان زخمی نہیں ہوا	علم الحرب کے تعلق سے کوئی تفصیل نہیں ملی	مال غنیمت ہاتھ نہیں آیا۔
محاصرہ نہیں ہو	کوئی صلح نامہ ہوا نہ کوئی معاہدہ	کوئی قید کا تذکرہ نہیں ملا	زخمی ہوئے مگر وہ اٹھا کر ساتھ لے گئے۔	علم الحرب مقداد بن الاسود ؓ کو دیا گیا۔	مال غنیمت میں تیس نیزے، تیس چادریں ہاتھ آئیں۔
محاصرہ نہیں ہوا	صلح نامہ ہوا قرآن میں اس صلح نامہ کو فتح مبین سے تعبیر کیا ہے	ایک صحابی مکہ سے بھاگ کر آئے مگر معاہدہ روح انہیں واپس کر دیا گیا	کوئی زخمی نہیں ہوا	علم الحرب کے تعلق سے کوئی تفصیل نہیں ملی	مال غنیمت نہیں ملا کیوں کہ جنگ یا جھڑپ نہیں ہوئی
کئی قلعوں کے محاصرے ہوئے	معاہدے اور صلح بھی کئی قبائل سے اور یہودیوں سے بھی ہوئے	قیدی کافی پکڑے گئے حضرت صفیہ ؓ بھی قید ہو کر آئی تھیں پھر ام المومنین ہوئیں	زخمی دونوں طرف سے ہوئے	محمود بن سلمہ ؓ کو سپہ سالار محمد بن مسلمہ ؓ کو سپہ سالار حضرت علی ؓ بن ابی طالب کو قلعہ قموص کے فتح کا علم عطا کیا گیا	مال غنیمت بہت ملا زینات کی شکل میں جنس کی شکل میں اور انسانی شکل میں بھی۔
محاصرہ نہیں ہوا	فتح مکہ کے بعد کسی معاہدہ اور صلح کا وقت ختم ہوگیا۔	سارے اہل مکہ کو اماں دے دی گئی	زخمیوں کی تعداد معلوم نہیں ہوئی	کئی لشکر بنائے گئے۔ ۱۔ خالد بن ولید ؓ ۲۔ سعد بن عبادہ ؓ ۳۔ زبیر بن عوام ؓ	مال غنیمت نہیں ملا کیوں کہ عام معافی کا اعلان ہوگیا تھا۔
محاصرہ نہیں ہوا	معاہدے اور صلح کی نوبت ختم ہوگئی بس اسلام ہی مقدر ہو چکا	چھ ہزار قیدی پکڑے گئے	زخمیوں کی تعداد کا تعین نہیں ہوا	مقدمۃ الجیش خالد بن ولید ؓ کو بنایا گیا۔	اونٹ چوبیس ہزار چالیس ہزار بکریاں چار ہزار اوقیہ چاندی اور چھ ہزار غلام قیدی بن کر آئے
محاصرہ ۱۸ دن رہا بعض روایتوں میں زیادہ بھی لکھا ہے	معاہدہ کی صلح کی تفصیل نہیں ملی صلح بھی ہوئی	قیدیوں کی کوئی تفصیل نہیں ملی	زخمیوں کا پتہ نہیں کتنے تھے	خالد بن ولید ؓ کی سرکردگی میں یہ لشکر روانہ کیا گیا۔	مال غنیمت جعرانہ میں جمع کیا گیا پھر یہاں پر ہی تقسیم عمل میں آئی
محاصرہ بھی ہوئے	معاہدہ بھی ہوئے صلح کے دو واقعات ہوئے	اکیدر قید کر لیا گیا۔	زخمیوں کا پتہ نہیں کتنے تھے	خالد بن ولید ؓ قلعوں کو فتح کرنے کیلئے روانہ کیا گیا وہ الحمدللہ کامیاب ہی واپس آئے۔	دو ہزار اونٹ آٹھ سو دیگر جانور چار سو زرہیں۔ چار سو نیزے یہ مال غنیمت ہاتھ آیا۔

کافی زمانہ سے میری یہ کوشش تھی کہ ایک ہی نظر میں غزوات کی تاریخ پڑھ لی جائے اس لئے اس تاریخ کو جدول کی شکل میں دے دیا ہے۔ تفصیل تو کتابوں میں مل جائے گی میں نے اپنی بساط کے مطابق کوشش کی ہے کہ شہداء کے صحیح ترین نام لکھوں اور واقعات کی مختصر تاریخ قلمبند کروں اگر کوئی غلطی ہوئی ہو تو مجھے مطلع فرمائیں۔ اللہ رب العزت میری کوتاہیوں کو معاف کرے اور میری اس سعی کو قبول فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ سید قدیر ابو محمد الطیبی

غزوہ خندق کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہتھیار اتارے ہی تھے کہ اللہ رب العزت کا حکم آیا بنو قریظہ کی سرکوبی کریں
چل پڑے راستے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہم سب بہت تھکے ہوئے اور زخمی بھی ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام
کے بعد وہاں پہنچے مگر عصر کی نماز وہاں ادا کی۔ بنو قریضہ نے خود ہی معاہدہ توڑ دیا اس لئے اللہ کا حکم آیا وہ لوگ قلعے میں بند ہوگئے

سبب جنگ یہ ہوئی کہ عضل اور قارہ، سے چند لوگ آئے انہوں نے کہا ہم مسلمان ہوگئے ہیں ہم کو دین سکھانے کے لئے کچھ صحابہ کو ہمارے
ان صحابہؓ میں سے سات کو گھیر کر قتل کر دیا۔ اور تین کو کسی اور مقام پر شہید کر دیا۔ اس واقعہ کی خبر مدینہ پہنچی تو مسلمانوں کے لئے شدید
پر آباد تھے۔ جب بنی الحیان کو پتہ چلا وہ وہاں سے بھاگ گئے۔ اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں کچھ وقت گزارا

غابہ یہ مدینہ منورہ کے شمال مغرب میں کوئی پندرہ میل کے فاصلے پر ایک جنگل ہے۔ وہاں اکثر جانوروں کو چرایا جاتا تھا۔ اب
چرایا کرتے تھے۔ بنو غطفان کے چالیس سواروں نے حملہ کر دیا اور حضرت ذرؓ کو شہید کر دیا اور جانوروں کو بھگا کر لے جا رہے تھے۔ سلمہ بن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی وہ ایک جماعت کے ساتھ جائے وقوع پر آئے بنو غطفان کے آدمی بھاگ چکے تھے۔ آپ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چودہ سو جانثاروں کے ساتھ عمرہ کے لئے روانہ ہوئے۔ مقام حدیبیہ نامی کنواں کے پاس قیام
اہل قریش نے عمرہ کرنے کی اجازت نہیں دی۔ حضرت عثمانؓ کو سفیر بنا کر مکہ روانہ کیا افواہ یہ پھیلائی گئی کہ ان کو قتل کر دیا
لکھا گیا جس کے شرائط مسلمانوں کے لئے تکلیف دہ تھے۔ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہنے پر سب راضی ہوگئے۔ وحی کے ذریعہ

خیبر مدینہ منورہ کے شمال میں دوسو بیس کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ یہ یہودیوں کا سب سے بڑا گڑھ تھا جس میں گیارہ
قلعہ حضرت علیؓ نے فتح کیا۔ حی بن اخطب یہودیوں کا سردار تھا اس کی بیٹی حضرت صفیہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
کے زمانہ میں اُن کے ہاتھوں سے نکل گیا کیونکہ اُن کی چال بازی دھوکا دہی وغیرہ دیکھ کر حضرت عمرؓ نے ان کو یہاں سے نکال باہر

۲/رمضان ۸ ہجری فتح مکہ المکرمہ تاریخ اسلام کا اہم ترین باب ہے۔ اس فتح سے اسلام مکمل ہوگیا بیت اللہ کے تین سو
جاری ہوگیا اسلام کو ساری دنیا کے مذاہب پر فوقیت حاصل ہوگئی کفار کا مکہ میں رہنا ممنوع ہوگیا اور
ہمت و قوت نہیں رہی۔ اب لوگ اسلام میں جوق در جوق داخل ہونا شروع ہوگئے اسلام قبول کئے بغیر عربوں کو

مکہ المکرمہ کی فتح سے بنی بکر بنی ثقیف اور ان کی بڑی بڑی شاخیں پریشان ہوگئیں اور سوچنے لگے
تمام قبائل متحد ہوکر اس طوفان کو روکنے کی کوشش کرتے رہے اسی کے نتیجے میں مسلمان وادی حنین پر حملہ کرنے پر مجبور ہوئے۔
کچھ ہزیمت اٹھانی پڑی صرف یہ وجہ تھی اپنی تعداد پر بھروسہ ہوگیا۔ اللہ پر کم ہوگیا۔ بس اللہ تعالی نے کایا

وادی حنین کی فتح کے بعد اسلام کے سیلاب کا رخ طائف کے جنگ جوؤں کی طرف ہوا اور ان کا محاصرہ کر لیا اور محاصرہ بہت سخت تھا۔ ۱۸ دن تک اس محاصرہ
دی ایک لومڑی اپنی بھٹ میں گھس گئی اگر اس کو پکڑنے کی کوشش کی جائے تو ایک نہ ایک دن پکڑی جائے گی اور اگر اس
کر دیئے اور واپس مکہ المکرمہ چلے گئے۔ دوسرے سال بنی ثقفیف اور دوسرے سب قبائل نے ایک ایک کر کے اسلام قبول کر لیا

غزوہ تبوک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا آخری غزوہ تھا بہت ہی سخت گرمی کا موسم معاشی پریشانی سے
دور اسی باعث یہ مہم غزوہ عسرت کہلاتی ہے جنگ موتہ ہی کی وجہ سے قیصر کے فوجوں کی سخت شکست فاش ہوئی تھی وہ موقع کی تلاش میں تھے اور مدینہ منورہ میں
کے باجگدار تھے اور مذہباً عیسائی تھے۔ غسان کے علاوہ کئی دوسرے قبائل لخم جذام سب مل کر حملہ کی تدابیر کر رہے تھے
ان خبروں کی تصدیق کے بعد اس سفر کی تیاری کا اعلان کر دیا۔ مسلمانوں کی حالت کوئی اچھی نہیں تھی۔ سامان
نے سارا مال نچھاور کر دیا حضرت عمرؓ نے آدھا مال پیش کر دیا حضرت عثمان غنیؓ نے بھی بہت مدد کی جیسے وہ ہر زمانہ میں کرتے رہے
گئے ان کو بھی سخت سزائیں ہوئی۔ پھر اللہ رب العزت نے مسلمانوں کو معاف کر دیا تو سب خوش ہوئے۔ اس وقت رومیوں سے جنگ نہیں
کی دھاک بیٹھ گئی۔ اور جو قبائل نصرانی تھے اور قیصر کے باجگدار تھے اب وہ عربوں کے قریب آگئے۔

فوراً منادی کرادی گئی کہ عصر کی نماز بنو قریظہ میں ادا کی جائے صحابہ کرامؓ زخمی اور تھکے ہوئے تھے مگر حکم کی تعمیل میں
قربان آیا تو کہا یہاں لیٹ جاؤ انشاء اللہ شفا ہوجائے گی۔ سب وہاں لیٹ گئے کہتے ہیں بعض صحابہ کرامؓ عشاء
محاصرہ سخت ہوا تو وہ لوگ صلح پر آمادہ ہوئے۔ کہنے لگے سعد بن عبادہؓ کو حکم بنانے کی درخواست کی حضرت سعدؓ نے مردوں کو قتل اور عورتوں بچوں کو غلام بنانے کا فیصلہ دیا

ساتھ کردیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس صحابہؓ کو ان کے ساتھ کردیا۔ عضل اور قارہ کے لوگوں نے بنی الحیان کے کچھ لوگوں کو بلایا اور
غصہ کا باعث بنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی الحیان سے بدلہ لینے کے لئے ایک فوج تیار کی عسفان کے قریب رجیع نامی مقام
پھر پندرہ دن کے بعد مدینہ منورہ واپس اپنے مقام پر پہنچ گئے۔

بھی وہاں بہت سے باغات ہیں۔ کسی زمانہ میں یہ چراگاہ تھی ابوذر غفاریؓ کے بیٹے یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ
اکوع ؓ نے دیکھ لیا۔ وہ پکارنے لگے اور ان کے پیچھے دوڑنے لگے۔ اور وہ جانوروں کو چھوڑ چھوڑ کر بھاگتے رہے
صلی اللہ علیہ وسلم وہاں دو دن رہے پھر واپس مدینہ منورہ چلے گئے۔

فرمایا جس کو آج کل شمسی کہتے ہیں ۔ اہل جدہ کی یہ میقات ہے اور یہ مکہ المکرمہ سے بارہ میل کے فاصلہ پر ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کو غصہ تھا اور بیعت رضوان لی گئی۔ اور پھر صلح نامہ حدیبیہ
اللہ تعالیٰ نے فتح مبین کی خوشخبری دی اور آئندہ سال عمرہ پر آنے کا معاہدہ ہوا اور واپس مدینہ منورہ چلے گئے۔

مشہور قلعہ ہیں خیبر بہت ہی زرخیز حصہ ہے۔ کہتے ہیں حضرت علیؓ اور حضرت محمد ابن مسلمہؓ نے مرحب پہلوان کو قتل کیا خیبر کا مشہور
نکاح میں آئی جو ہارون علیہ السلام کی اولاد میں سے تھیں۔ یہ یہودیوں کا آخری مقام بھی حضرت عمر بن خطابؓ
کیا وہ عرب کی سرزمین سے ہمیشہ کے لئے دور ہو گئے جسے حدیث ہے جزیرہ عرب میں دو دادیان نہیں رہ سکتے یعنی دین حضرت عمرؓ نے پورا کردیا۔

ساٹھ بت ہمیشہ کے لئے ذلیل و خوار ہوئے ۔ شیطان اس دن سے زیادہ کبھی نہیں رویا ہوگا اسلام کا ایک رکن حج
مکہ المکرمہ کی فتح کے بعد عربوں کو یقین ہوگیا کہ اب اس اسلامی طاقت کو روکنے کی کسی میں
کوئی چارا نہ رہا اور یہ ہی قریشی دنیا کے کئی ملکوں کو فتح کرنے کے بعد ان پر حاکم بنا دیئے گئے۔ صرف اور صرف اسلام کی وجہ سے

اسلام کے اس طوفان کو کیسے روکیں کیوں کہ یہ سب کو بہا کر اسلام کے سمندر میں داخل کردے گا۔
کہ اس وادی حنین میں مسلمانوں اور کفار میں بڑی سخت جنگ ہوئی جس میں مسلمانوں
ہی پلٹ دی پھر مسلمان اللہ کی طرف راغب ہوئے اللہ نے شکست کو فتح میں تبدیل کردیا اور ان قبائل پر مسلمانوں کی بڑی دھاک بیٹھ گئی۔

کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا تو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوفل بن معاویہؓ سے مشورہ کیا تو انہوں نے ایک مثال
کو چھوڑ دیا جائے تو وہ کوئی نقصان بھی نہیں پہنچا سکتی۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاصرہ ختم کرنے کا اعلان
یہ فتح سب عربوں کی فتح ثابت ہوئی اور ان قبائل میں بہت ہی جری اور بہادر نوجوان تھے جو اسلام کو چار چاند لگانے کیلئے ہمیشہ مددگار رہے۔

سخت بُرا حال پھر سفر بھی بہت طویل اور ایک بہت بڑے ملک سے ٹکر لینے کا ارادہ مدینہ منورہ سے سات سو کیلومیٹر
افواہیں اڑ رہی تھیں کہ قیصر بہت بڑی جنگ کی تیاری کر رہا ہے۔ دومتہ الجندل کے اطراف جو بھی قبائل تھے وہ قیصر
اور فوجیوں کو ایک سال کی پیشگی تنخواہیں دے دی گئیں۔ تاکہ ان کے حوصلے بلند رہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جنگ کی تیاری کے لئے بہت دولت کی ضرورت تھی ہر ایک نے اس مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا مگر ابوبکر صدیقؓ
پھر تیاری مکمل ہوئی اور تبوک کی راہ لی اس وقت منافقین کھل کر سامنے آگئے وہ جانے سے انکار کر رہے تھے کچھ مسلمان بھی نہیں
ہوئی مگر قرب و جوار کے قبائل پر اس سفر کا بہت اثر ہوا اور اکثر قبائل سے معاہدے ہوئے اور قیصر کسریٰ کے ایوانوں میں مسلمانوں
اب سب کو پتہ چل گیا کہ اسلام قیصر و کسریٰ کے محلوں پر دستک دے رہا ہے اس لئے وہ ٹکر لینے سے گریز کرنے لگے۔